موجودہ ہندوستان میں اقلیت

سماجی تشدد اور اخراجیت

ڈاکٹر شیخ عبدالطا • ڈاکٹر محسنہ انجم انصاری

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

12	امتیاز احمد خواجہ	خواتین اور تشدد: جموں وکشمیر میں خواتین کو با اختیار بنانے میں درپیش مسائل کا ایک جائزہ	126
13	محمد سکندر روانی، رضیہ انجم اور ثمینہ تبسم	انسانی حقوق اور خواتین: وادی کشمیر ایک مطالعہ	132
14	اسماء فیروز اور عارفہ بانو	اسلام اور معاصر مسلم سماج میں خواتین کا موقف: ایک مطالعہ	144
15	خواجہ محمد ضیاء الدین	خواتین اور سماجی انصاف پر ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے خیالات	158
	حصہ سوم: مسلمانوں کے سماجی ومعاشی حالات		166-300
16	ندیم اشرف	کشمیری معاشرے میں مسلمانوں کے سماجی مسائل اور ان کا دینی حل	166
17	شیخ عبداللہ	میڈیا اور شبیہ سازی: ہندوستانی سنیما میں مسلمانوں کی عکاسی	177
18	روش انجم	اسلاموفوبیا اور میڈیا کا رول	186
19	سید حبیب امام قادری	ہندوستان میں سماجی تشدد: ماضی، حال اور مستقبل	195
20	محمد غوث	حاشیہ پر کیے گئے طبقات کی سیاسی خود اختیاری: نظریاتی جائزہ	209
21	میر شمس الدین احمد خان	سماجی طبقہ واریت اور حیدرآباد کا مسلم معاشرہ	215
22	صباء قادری	معذور مسلمان اور ان کے مسائل: حیدرآباد کا ایک مطالعہ	231
23	ہلال احمد پنڈت	نظم ونسق عامہ میں عوامی خدمات کی فراہمی کے نظریاتی پہلوؤں کا پس منظر اور پیش نظر	244
24	فرحت سلطانہ اور محمد جیلانی	ہندوستانی آئین اور مذہبی آزادی کا حق۔ ہندوستان میں اقلیتوں کے حقوق کا مطالعہ	255
25	عظیم علی	تلنگانہ میں مسلمانوں کا سماجی، معاشی اور تعلیمی موقف :ایک تنقیدی جائزہ	262
26	محمد عبدالعزیز سہیل	آصف جاہی عہد میں رواداری اور بھائی چارہ	271
27	محمد اکبر	مسلم طبقہ میں بچہ مزدوری کا مطالعہ: تلنگانہ ریاست کے اضلاع حیدرآباد، محبوب نگر اور رنگاریڈی کے حوالے سے	280

17 میڈیا اور شبیہ سازی: ہندوستانی سینما میں مسلمانوں کی عکاسی

یہ مقالہ ہندوستانی فلموں میں مسلمانوں کی شبیہ اور جدید دور و عالمیانہ کے اس عہد میں سماجی نفسیات و معاشرہ پر اس کے اثرات کا وسیع خاکہ پیش کرتا ہے۔ یہ مقالہ ہندوستانی فلموں میں مسلم کرداروں کے ساتھ روا سلوک کا منتخب ہندی اور تلگو فلموں کے حوالہ سے احاطہ کرتا ہے۔ اس میں چند نئی فلموں کے رجحان کا احاطہ کیا گیا اور یہ بحث کی گئی کہ کس طرح فلموں میں مسلمانوں کو آہستہ آہستہ منفی کرداروں میں پیش کیا جارہا ہے یا تو دانستہ طور پر اکثریتی طبقہ کی دلجوئی کے لیے یا پھر اس بات سے بے خبر ہو کر کہ اس طرح کی شبیہ کے کیا منفی نتائج برآمد ہوں گے۔ اس مقالہ کا بنیادی پیغام حسب ذیل ہے: (i) فلموں میں عام کرداروں کی شبیہ کی بہ نسبت مسلمانوں کو بے حس، جذباتی، غیر سماجی اور ملک دشمن کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ (ii) اگرچہ کہ چند فلموں میں مسلمانوں کو مثبت ذہن کے ساتھ بھی پیش کیا گیا تاہم ایسی فلموں کو کافی کم اہمیت ملی یا پھر یہ فلمیں عوام کی نظروں سے اوجھل رہیں۔ آخر میں مقالہ کی حاصل بحث یہی ہے کہ منفی شبیہ کو مسلسل پیش کیے جانے سے لاشعور ذہن متاثر ہوتے ہیں اور ناظرین کو قدامت پسند نظریات سے ہم آہنگ اور احساس اکثریت کی طرف مائل کرتے ہیں۔ فلموں سے پہنچنے والے پیغامات کا ادراک کسی ایک فلم کے منشاء پر نہیں ہے بلکہ کچھ دقیانوسی تصورات اور نقطہ نظر کی مسلسل تشہیر سے پڑھنے والے مجموعی اثرات پر منحصر ہے۔ یہی وہ احساس اکثریت ہے جو مسلمانوں کے خلاف ہو گیا ہے جس کے نتیجہ میں وہ سب سے زیادہ غیر محفوظ طبقہ اور عالم گیر سطح پر معاشرہ کا اصل نشانہ بن گئے ہیں۔ لہٰذا فلم سازوں کو اس بات پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ فلموں میں مسلمانوں کو مثبت نہ صحیح غیر جانبدار کرداروں میں پیش کریں۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ معاشرہ پر فلموں کا بڑا اثر ہوتا ہے اور نئے رجحان، تخلیقات اور رواج وغیرہ فروغ پاتے ہیں۔ فلموں سے نہ صرف رائے سازی ہوتی ہے بلکہ رائے نگاری بھی ہوتی ہے۔ فلمیں قدیم رجحانات، سوچ، رسم و رواج کو نئی شکل دیتی ہیں۔ ایک معاشرہ میں کوئی نئی سوچ پروان چڑھنے لگتی ہے تو پھر وہ سینما کے ذریعہ ایک معاشرہ سے دوسرے معاشرے کو منتقل ہوسکتی ہے۔

موجودہ جائزہ ہندوستانی سینما کی ایک ''تجرباتی تاریخ'' تحقیق ہے۔ میں نے ایک سماجی مورخ کی حیثیت سے اس مسئلہ کو دیکھا ہے اور پردہ سیمیں پر پیش ہونے والے مکالموں کا گہری سماجی و تاریخی تناظر سے تقابل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے اکثریتی